REGD No. L. 5254

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۱۱۱

ربوہ

روزنامہ

الفضل

یوم پنجشنبہ

۱۹ رجمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۲ رتبلیغ ۱۳۳۵ ہش ۔ ۲ رفروری ۱۹۵۶ء نمبر ۲۸

سرخ رنگ کے دس روپے والے نوٹ

یکم اگست کے بعد قانونی سکہ نہیں رہیں گے

کراچی یکم فروری ۔ حکومت پاکستان کے جاری کردہ ایک اعلان کے مطابق سرخ رنگ کے دس روپے والے نوٹ جن پر جناب غلام محمد کے دستخط ہیں ا یکم اگست کے بعد قانونی سکہ نہیں رہیں گے۔ یکم اگست کے بعد بھی سرکاری بنکوں سے ان نوٹوں کو تبدیل کرایا جا سکے گا۔ سہولت کے پیش نظر پبلک نوٹ یہ عوام کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ یکم اگست سے پہلے پہلے یہ نوٹ بدلوا لیں۔

—اخبار احمدیہ—

ربوہ یکم فروری ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کو آج رات اعصابی بے چینی اور بے خوابی کے علاوہ نزلہ اور حرارت کی شکایت رہی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ — کراچی سے آمدہ اطلاع یہ ہے کہ سیدہ ام مظفر احمد سلمہا اللہ تعالیٰ کو درمیانی افاقہ کے مقابلہ میں درد کچھ زیادہ رہی۔ اور گھبراہٹ اور بے خوابی بھی رہی۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

الجزائر کا مسئلہ گفت و شنید کے ذریعہ طے کیا جائے گا

فرانسیسی پارلیمنٹ میں نئے وزیر اعظم موسیو مولے کا وضاحتی اعلان

پیرس یکم فروری ۔ فرانس کے نئے وزیر اعظم موسیو مولے نے کل قومی اسمبلی میں اپنی حکومت کی مجوزہ پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ الجزائر کے مستقبل کا یک طرفہ فیصلہ نہیں کیا جائیگا بلکہ باقاعدہ گفت و شنید کے ذریعہ کوئی متفقہ حل تلاش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا حکومت عنقریب پارلیمنٹ میں الجزائر کے لئے اصلاحات کا ایک منصوبہ پیش کرے گی جو آزاد انتخابات کے ذریعہ حکومت کی تشکیل پر مشتمل ہو گا۔

الجزائر میں فوجوں کی تعداد کم کرنے کے متعلق موسیو مولے نے کہا۔ وہاں فوجوں کی تعداد میں سردست کمی نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ ہمیں وہاں فوجی تنظیم کو اور زیادہ بہتر بنانا پڑے گا۔ تاکہ حسن کارکردگی میں اضافہ ہو سکے انہوں نے سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے اور رفاہ عامہ کے کاموں پر زیادہ روپیہ خرچ کرنے کی بھی ضمانت دی۔ نیز یقین دلایا کہ ان کی حکومت تونس کی داخلی خودمختاری کے معاہدے کا احترام کرے گی۔ موسیو مولے نے کل اسمبلی میں کابینہ کی جو فہرست پیش کی ہے۔ اس میں فرانس کے ایک*

* سابق وزیر اعظم موسیو مانڈیز فرانس کا نام بھی شامل ہے۔

عقبہ کے قریب سعودی فوجوں کے اجتماع سے

اردن کی خودمختاری پر کوئی اثر نہیں پڑے گا

کراچی یکم فروری۔ سعودی عرب نے ان خبروں کی تردید کی ہے۔ کہ سعودی حکومت نے اردن کی سرحدوں پر اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں۔ کل سعودی سفارت خانہ کراچی نے ایک بیان جاری کیا جس میں کہا گیا ہے۔ کہ سعودی فوجیں عقبہ سے ۶۵ میل دور جمع ہوتی ہیں۔ ان کی اس نقل و حرکت سے اردن کی خودمختاری پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس طرف سے اسرائیلی بھی داخل ہونے لگے تھے۔ اس لئے وہاں فوج بھیجی گئی ہے۔ یاد رہے پچھلے دنوں سعودی فوجوں کی نقل و حرکت پر برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے سخت تشویش کا اظہار کیا تھا۔ اور اسے اسرائیل اور اردن کی سلامتی کے لئے خطرہ قرار دیا تھا۔ مصر نے برطانیہ پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ عرب ملکوں کے تعلقات بگاڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔

نخلستان براہیمی کی بات چیت میں تعطل

واشنگٹن یکم فروری ۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے واشنگٹن کے باخبر حلقوں کے حوالہ سے بتایا ہے کہ آجکل نخلستان براہیمی کے بارے میں سعودی عرب اور امریکہ کے درمیان آجکل جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس میں تعطل واقع ہو گیا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ورکشاپ میں دیگیں بننے شروع ہو گئے

لاہور یکم فروری ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اپنے ورکشاپ میں اب دیگیں بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ اس سال ۹۴ بند دیگیں اور ۲۳۱ کھلے دیگیں بنانے کا ارادہ ہے۔ آئندہ سال ورکشاپ میں مزید توسیع کے بعد ۴۰۰ دیگیں سالانہ تیار ہونے لگیں گے۔ اور اس طرح ریلوے کی تمام ضروریات مقامی طور پر پوری ہو سکیں گی۔ اس طرح امید ہے کہ بڑی مقدار میں غیر ملکی زرمبادلہ بچایا جا سکے گا۔

حضرت حاجی محمد صدیق صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت حاجی محمد صدیق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۹ جنوری ۱۹۵۶ء کو بروز اتوار کراچی میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۹۰ سال تھی۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ کے صاحبزادگان شیخ حفیظ الٰہی صاحب ۔ شیخ عبدالرحمن صاحب ۔ شیخ محمد رمضان صاحب اور شیخ احمد دین صاحب ۔ ۳۰ جنوری ۱۹۵۶ء کی رات کو آپ کا جنازہ کراچی سے بذریعہ ریل ربوہ لائے۔ مورخہ ۳۱ جنوری کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ

(باقی صفحہ ۸ پر)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ مجھے خالص مشک کی ضرورت ہے اور یہاں خالص مشک نہیں ملتا۔ وہ دوست جو ایسے علاقوں میں رہتے ہیں جہاں خالص مشک دستیاب ہو سکتا ہے۔ اگر وہ دو تین نافے خرید کر بھجوا دیں اور مجھے قیمت کی اطلاع دے دیں۔ تو میں انکو قیمت بھجوا دونگا۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

بروز جمعرات مورخہ ۲ فروری بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس انشاء اللہ منعقد ہو گا۔ جملہ خدام مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کریں۔ قائد خدام الاحمدیہ ربوہ

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کا اجلاس

مورخہ ۴ فروری بروز ہفتہ بوقت سوا بجے بعد دوپہر کمرہ ۸ (ٹی ۔ آئی کالج) میں بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر انتظام ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی جا رہی ہے۔ موضوع زیر بحث یہ ہو گا

غزل اور جدید تقاضے

اصحاب ذوق سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری بزم اردو)

خرطوم یکم فروری۔ سوڈان نے اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے باقاعدہ درخواست دے دی ہے۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ر فروری ۱۹۵۶ء

قربانی

۲۳ر جنوری ۱۹۵۶ء کو نماز عصر کے بعد مبلغین کی مراجعت پر وکالت تبشیر کی طرف سے جو دعوت استقبال دی گئی۔ اس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مختصر تقریر میں جہاں قرآن کریم کے روسی اور فرانسیسی زبانوں کے تراجم شائع کرنے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ وہاں آپ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ کرنے والے مبلغین کو بھی ہدایات فرمائیں۔ جن میں سے سب سے اہم بات حضور نے جو فرمائی یہ ہے۔ کہ غیر اسلامی ممالک میں جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں۔ اسلامی اصولوں کے مطابق ان کی تربیت کی جائے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"ہمارے مبلغین کی یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ بیرونی ممالک میں ان کے ذریعہ جو لوگ اسلام قبول کریں۔ وہ محض نام کے ہی مسلمان نہ ہوں۔ .... جب تک ان میں بھی قربانی کی روح ترقی نہیں کرے گی۔ اس وقت تک نہ خود ان کی اپنی زندگیوں میں حقیقی روحانی انقلاب رونما ہوگا۔ اور نہ وہ تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع ترکرنے میں ممد ثابت ہوسکیں گے۔"

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک اہم مقصد کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اور وہ مقصد احیاء و اشاعت اسلام ہے۔ اسلام کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک کے رہنے والوں کی میراث نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام انسانوں کے لئے ہے۔ جو شخص اس نور سے حصہ پاتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ نہ صرف اپنے ہی گھر کو روشن کرے۔ بلکہ دوسروں کے گھروں کو بھی روشن کرے۔ اس لئے جو بھی اس الٰہی جماعت میں داخل ہوجاتا ہے۔ اس کے لئے قربانیاں لازم ہوجاتی ہیں۔ کیونکہ قربانیوں کے بغیر ہم دوسروں تک یہ روشنی نہیں پہنچا سکتے۔

یہ ہدایات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغین سلسلہ کو خاص طور پر نومسلموں کے لئے دی ہیں۔ لیکن یہ در اصل جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے فرائض اولین میں داخل ہے۔ کہ وہ جماعت میں داخل ہوتے ہی اپنی تمام سرگرمیاں اپنا تمام مال حتیٰ کہ اپنی جان اور اپنی اولاد خدمت دین کے لئے وقف کردے۔ اگر کوئی احمدی کہلاتا تو احمدی ہے لیکن قربانی نہیں کرتا۔ تو اس کا احمدی ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ اسی طرح اسلام کوئی خیالی فلسفہ نہیں ہے۔ کہ کوئی غیر مسلم اس کے استدلال کو قبول کرکے سمجھ لے۔ کہ اس نے جو حاصل کرنا تھا کرلیا۔ جو شخص زبان سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیتا ہے۔ وہ سیاسی حقوق کی حد تک تو مسلمان ہے۔ لیکن ہم اس کو حقیقی مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ اور جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ محض ہمارے احمدی کہلانے سے ہماری اپنی زندگیوں میں بھی کوئی انقلاب نہیں آسکتا۔ اور نہ ہم تبلیغ و اشاعت اسلام کو وسیع ترکرنے میں ممد و معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔

بے شک دین کے لئے جان کی قربانی دینے کے لئے بھی ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ لیکن جیسا کہ الٰہی اشاروں سے معلوم ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں مالی قربانی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلام کے لئے فتح بذریعہ قلم اور استدلال ہونی ہے۔ آج دنیاوی کاروبار کے لئے بھی پراپیگنڈا پر بے شمار روپیہ صرف ہوتا ہے۔ اور حکومتیں بھی تلوار کی بجائے اب پراپیگنڈا کے ذریعہ اپنی پالیسیاں چلاتی ہیں۔ اور ان گنت روپیہ اس پر صرف کررہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حق کی تبلیغ کے رستے بھی کھول دیئے ہیں۔ اور ہم دنیا کے ہر کونے میں لٹریچر کے ذریعہ حق کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ جس کے لئے مالی قربانی اس زمانہ میں خاص اہمیت اختیار کرگئی ہے۔ اس لئے جو احمدی اپنا مال اس کام کے لئے بے دریغ صرف نہیں کرتا۔ در حقیقت احمدی کہلانے کا مستحق نہیں۔ کیونکہ دین کے لئے انفاق ان فرائض میں سے ہے۔ جن کی ادائیگی کے بغیر مسلمان مسلمان ہی نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے ایک سچے مسلمان کی پہچان یہ ہے۔ کہ وہ اپنا مال دین کے لئے خوشی سے صرف کرے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مبلغین پر زور دیا ہے۔ کہ وہ نومسلموں کو صرف کلمہ پڑھا کر یا بیعت کا فارم پُر کرواکر ہی یہ نہ سمجھ لیں کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کردیا ہے۔ بلکہ ان کا اصل کام یہ ہے۔ کہ جو لوگ اسلام قبول کریں۔ ان میں اسلام کے لئے قربانی کا صحیح جذبہ پیدا کریں۔ ورنہ محض فلسفہ کے طور پر اسلامی اصولوں کو تسلیم کرلینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے۔ ان کا کوئی فائدہ نہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

حضرت مولوی قطب الدین صاحب مرحوم و مغفور کا ذکر خیر

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

جیسا کہ اخبار الفضل میں یہ شائع ہوچکا ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مولوی حکیم قطب الدین مرحوم اور ان کی بیگم مرحومہ کی نماز جنازہ ۱۷ر جنوری کو بعد از نماز ظہر پڑھائی۔ حضرت مولوی قطب الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ نہایت مخلص اور وفادار خادم سلسلہ تھے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مطب میں بیٹھا کرتے تھے۔ مشرق کی جانب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور آپ سے تھوڑی دور غربی جانب مولوی قطب الدین صاحب مرحوم مطب میں بیٹھتے تھے۔ اور مریضوں کو دوائیاں دیا کرتے تھے۔ طبابت کی وجہ سے قادیان کے ارد گرد دیہات میں آپ کی کافی واقفیت اور شہرت تھی۔

میں اس جگہ صرف ایک واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ ۱۸۹۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک وفد نصیبین بھیجنے کی تجویز کی۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک یہ قرین مصلحت قرار پایا ہے۔ کہ تین دانشمند اولوالعزم آدمی اپنی جماعت میں سے نصیبین میں بھیجے جائیں۔"

(مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۵۹)

ان تین میں سے ایک مرزا خدا بخش مرحوم تھے۔ اور دو کا انتخاب قرعہ اندازی سے ہوا تھا۔ ان میں سے ایک مرحوم و مغفور مولوی قطب الدین صاحب رضؓ تھے۔ اور دوسرے میرے تایا مرحوم میاں جمال الدین صاحب رضؓ تھے۔ ان تینوں کا ایک فوٹو بھی لیا گیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے لئے ایک الوداعی جلسہ کی بھی تجویز کی تھی۔ ذیل میں اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر نقل کی جاتی ہے۔ جو حضرت اقدسؑ نے "جلسۃ الوداع" کے زیر عنوان بطور ضمیمہ اشتہار مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۸۹۹ء شائع کی تھی۔

"ہم اسی اشتہار میں لکھ چکے ہیں۔ کہ ہماری جماعت میں سے تین آدمی اس کام کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔ کہ وہ نصیبین اور اس کے نواح میں جاویں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آثار اس ملک میں تلاش کریں۔ اب حال یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سفر کے خرچ کا قریباً انتظام پذیر ہوچکا ہے۔ صرف ایک شخص کی زادِ راہ باقی ہے۔ یعنی اخویم مکرمی مولوی حکیم نور الدین صاحب نے ایک آدمی کے لئے ایک طرف کا خرچ دے دیا ہے۔ اور اخویم منشی عبد العزیز صاحب پٹواری ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور نے باوجود قلت سرمایہ کے ایک سو پچیس روپے دیئے ہیں۔ اور میاں جمال الدین کشمیری ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور اور ان کے دو برادر حقیقی میاں امام الدین اور میاں خیر الدین نے پچاس روپیہ دیئے ہیں۔ ان چاروں صاحبوں کے چندہ کا معاملہ نہایت عجیب اور قابل رشک ہے۔ کہ وہ دنیا کے مال سے نہایت ہی کم حصہ رکھتے ہیں۔ گویا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح جو کچھ گھروں میں تھا۔ وہ سب لے آئے ہیں۔ اور دین کو آخرت پر مقدم کیا۔ جیسا کہ بیعت میں شرط تھی۔ ایسا ہی مرزا خدا بخش صاحب نے بھی اس سفر خرچ کے لئے پچاس روپیہ چندہ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو اجر بخشے۔ آج ۱۰ر اکتوبر ۱۸۹۹ء کو قرعہ انداز کے ذریعہ سے وہ دو شخص تجویز کئے گئے ہیں۔ جو مرزا خدا بخش صاحب کے ساتھ نصیبین کی طرف جائیں گے۔ اب یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان عزیزوں کی روانگی کے لئے ایک مختصر سا جلسہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ عزیز دوست ایمانی صدق سے تمام اہل و عیال کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کرکے اور وطن کی محبت کو خیرباد کہہ کر دور دراز ملکوں میں جائیں گے۔ اور سمندر کو چیرتے ہوئے اور جنگلوں اور پہاڑوں کو طے کرتے ہوئے نصیبین یا اس سے آگے بھی سیر کریں گے۔ اور کربلائے معلّٰی کی زیارت بھی کریں گے۔ اس لئے یہ تینوں عزیز قابل قدر اور تعظیم ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ وہ اپنے بھائیوں کے لئے ایک بڑا تحفہ لائیں گے۔ آسمان ان کے سفر سے خوشی کرتا ہے۔ کہ محض خدا کے لئے قوموں کو شرک سے چھڑانے کے لئے یہ تین عزیز ایک منجی کی صورت پر اٹھے ہیں۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ ان کی وداع کے لئے ایک مختصر سا جلسہ قادیان میں ہو۔ اور ان کی خیر و عافیت اور ان کے متعلقین کی خیر و عافیت کے لئے دعائیں کی جائیں۔"

(مجموعہ اشتہارات صفحہ ۶۱ – ۶۲)

مبارک تھے وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شناخت کیا۔ اور آپ کے نور سے منور ہوئے۔ اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم وارفع درجاتھم فی جنۃ الفردوس۔ آمین۔

درخواست دعا

میری اہلیہ عرصہ پانچ سال سے بیمار ہے۔ بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں، جس کی وجہ سے سخت بے چینی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
ڈاکٹر عبد الستار شاہ چک ۳۲ ج۔ب ضلع لائلپور۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا ایک واقعہ

از جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔اے واقف زندگی

۳۸-۱۹۳۷ء کا واقعہ ہے میں انٹرمیڈیٹ کلاس کپورتھلہ کالج میں تعلیم پاتا تھا۔ کپورتھلہ کے قدیم صحابہ کی مقدس جماعت میں سے اس وقت حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ بقید حیات تھے۔ آپ کی ایمان افروز مجالس پیارے آقا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات زندگی اور ذکر خیر سے لبریز تھیں۔ خاکسار کو بھی ان مبارک ایام میں آپ کی صحبت میں بیٹھنے اور آپ سے حضرت جری اللہ کے زمانہ کی بہت سی روایات سننے کا موقعہ ملا۔

انہی روایات میں سے ذیل میں ایک ضروری روایت جو غالباً ابھی سلسلہ کے لٹریچر میں شائع نہیں ہوئی درج کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ قارئین کرام اس روایت سے کئی قسم کے سبق اور علمی فائدے حاصل فرمائیں گے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضؓ نے بیان فرمایا کہ "جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا۔ تو لاہور سے بذریعہ تار کپورتھلہ کی جماعت کو اطلاع پہنچی ہم سب احباب جماعت صدمہ رسیدہ دلوں کے ساتھ قادیان روانہ ہوئے۔ جب ہم امرتسر پہنچے تو ریلوے پلیٹ فارم پر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام کو چشم پرآب اور بے قراری کی حالت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا حضرت مرزا صاحبؓ ان دنوں جالندھر میں افسر مال تھے۔ اور اس وقت جالندھر سے روانہ ہوکر قادیان تشریف لے جا رہے تھے۔

آپ کے ہمارے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ ہاں ہمارے دل میں آپ کا احترام بوجہ حضرت اقدس علیہ السلام کا صاحبزادہ ہونے کے تھا۔ اور آپ کو بھی یہ معلوم تھا۔ کہ ہم آپ کے والد ماجد کے مریدوں میں سے ہیں۔ بہرحال ہم نے آگے بڑھ کر اظہار تعزیت و افسوس کی۔ جس کا آپ نے مناسب جواب دیا۔ اور فرمایا کہ میرے ساتھ ایک عجیب واقعہ گزرا ہے۔ ہمارے دریافت کرنے پر آپ نے بتایا کہ

"میں دورہ پر تھا۔ اور جالندھر کے بعض نواحی دیہات میں گھوڑے پر جا رہا تھا (حضرت مرزا صاحب اپنی ملازمت کے دوران میں عام طور پر صرف ایک دو اہلکاروں کو ساتھ لے کر دورہ پر نکلتے تھے زیادہ عملہ کو ساتھ لے جانا رعایا پر بوجھ سمجھتے ہوئے ناپسند فرماتے تھے ناقل) کہ اچانک مجھے زور سے یہ الہامی آواز سنائی دی کہ

"ماتم پرسی"

اس آواز کے سنائی دینے کے ساتھ ہی مجھ پر شدید ہم و غم کی کیفیت طاری ہوگئی۔ اور میری کمر بوجھ سے دب گئی۔ چونکہ میرا زیادہ تعلق تائی صاحبہ سے تھا۔ اس لئے میرا ذہن سب سے پہلے انہی کی طرف منتقل ہوا۔ کہ شاید ان کی وفات ہوگئی ہو۔ لیکن معاً مجھے خیال آیا کہ تائی صاحبہ کا مقام اللہ تعالیٰ کے حضور اتنا بلند نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ان کے لئے ماتم پرسی کرے چنانچہ مجھے یقین ہوگیا۔ کہ تائی صاحبہ نہیں بلکہ حضرت والد ماجد (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) وفات پاگئے ہیں۔ اور وہی اپنے علو مرتبت کے اعتبار سے یہ مقام رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اظہار تعزیت فرمائے۔

اس یقین کے پختہ ہوتے ہی میں گھوڑا تیز کرکے جالندھر شہر پہنچا۔ اور سیدھا کچہری میں جاکر ڈپٹی کمشنر کے پاس جو انگریز تھا گیا اور اسے درخواست دی۔ کہ میرے والد صاحب کا انتقال ہوگیا ہے۔ مجھے پانچ دن کی رخصت دی جائے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب میری درخواست پڑھ کر کہنے لگے۔ کہ "آپ کے والد صاحب مشہور خلائق شخصیت ہیں۔ ان کی علالت کی کوئی خبر یا اطلاع شائع نہیں ہوئی۔ کیا آپکو کوئی تار ملا ہے۔ کہ ان کی وفات اچانک ہوگئی ہے۔" میں نے جواباً کہا کہ مجھے تار وغیرہ تو کچھ نہیں ملا۔ لیکن مجھے الہام "ماتم پرسی" ہوا ہے۔ جس سے میں یقین کرتا ہوں کہ میرے والد صاحب وفات پاگئے ہیں" میری یہ بات سنکر ڈپٹی کمشنر صاحب ہنس پڑے اور کہنے لگے "الہام والہام کوئی چیز نہیں یہ محض آپ کا وہم ہے۔ آپ کے والد خیریت سے ہیں کوئی فکر نہ کریں"۔ پھر کہا کہ "میں رخصت دینے میں روک نہیں ڈالتا۔ اگر آپ چاہیں تو پانچ دن سے بھی زیادہ رخصت لے لیں"۔

چونکہ اس وقت مجھے غم اور تشویش تھی۔ اور میں جلد قادیان پہنچنا چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے مسئلہ الہام وغیرہ پر بحث کو طول دینا مناسب نہ سمجھا اور رخصت لے کر رخت سفر باندھنے کے لئے اپنی رہائش گاہ پر آیا۔ ابھی میں بستر وغیرہ تیار کر رہا تھا۔ کہ لاہور سے مرسلہ تار آگئی۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور میں وفات پاگئے ہیں۔ جنازہ قادیان لے جایا جا رہا ہے۔ قادیان پہنچیں"۔

میں نے جب تار پڑھا تو یہ خیال کرکے کہ یہ انگریز الہام کا منکر ہے اس پر حجت کرا دوں دوبارہ کچہری گیا۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب کو تار دکھا کر کہا کہ آپ الہام کے منکر تھے۔ دیکھئے اب یہ تار کے ذریعہ سے بھی اس کی تصدیق ہوگئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب تار دیکھ کر حیرت زدہ ہوگئے اور مونہہ میں انگلی ڈال کر کہنے لگے کہ

"یہ بات میری سمجھ سے بالا ہے"

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا حضرت مرزا صاحب کی زبان سے سنا ہوا مندرجہ بالا واقعہ جب میں نے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی خدمت میں ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے بھی اپنے والد صاحب مرحوم سے یہ واقعہ سنا ہوا ہے اسی طرح محترمی شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن حضرت منشی صاحب نے بھی اس واقعہ کے متعلق حضرت منشی صاحب کی روایت کی تصدیق فرمائی۔

وقت سرعت کے ساتھ گزر رہا ہے اور ان مقدس یادگاروں کا حق ادا کرنے والے دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ جوانان احمدیت اور فدایان سلسلہ حقہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ زبانی اور تحریری طور پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات و واقعات کو پھیلانے اور محفوظ کرنے کے لئے پوری جد و جہد سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کار خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر کلمنا حمدٌ و شکرٌ
لربٍ محسنٍ ذی الامتنان

(بشکریہ رسالہ اصحاب احمد قادیان بابت ماہ نومبر ۱۹۵۵ء)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

الہامات الٰہیہ کی بارش برسنے کی علامت

"جس طرح آسمانی پانی کا یہ خاصہ ہے کہ خواہ کسی کنوئیں میں اس کا پانی پڑے یا نہ پڑے وہ اپنی طبعی خاصیت سے تمام کنوؤں کے پانی کو اوپر چڑھاتا ہے۔ ایسا ہی جب خدا کا ایک الہام یافتہ دنیا میں ظہور فرماتا ہے۔ تو خواہ کوئی عقلمند اس کی پیروی کرے یا نہ کرے مگر اس الہام یافتہ کے زمانہ میں خود بخود عقلوں میں ایسی روشنی اور صفائی آجاتی ہے۔ کہ پہلے اس سے موجود نہ تھی۔ لوگ خواہ نخواہ حق کی تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور غیب سے ایک حرکت ان کی قوت متفکرہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سو یہ تمام عقلی ترقی اور دلی جوش اس الہام یافتہ کے قدم مبارک سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بالخاصیت زمین کے پانیوں کو اوپر اٹھاتا ہے۔ جب تم دیکھو کہ مذاہب کی جستجو میں ایک شخص کھڑا ہوگیا ہے۔ اور زمینی پانی کو کچھ ابال آیا ہے۔ تو اٹھو اور خبردار ہو جاؤ۔ اور یقیناً سمجھو کہ آسمان سے زور کا مینہ برسا ہے۔ اور کسی دل پر الہامی بارش ہوگئی ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

انڈونیشیا اور فلسطین کے مبلغین اسلام

کی تقاریر

مجلس علمی جامعۃ المبشرین کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶/۱ ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت مکرم ملک سیف الرحمان صاحب نے فرمائی۔ اس اجلاس میں حافظ قدرت اللہ صاحب نے انڈونیشیا اور چوہدری محمد شریف صاحب نے فلسطین کے حالات سنائے۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

(امین اللہ خاں سالک قائمقام سیکرٹری مجلس علمی)

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب جو حال ہی میں انڈونیشیا سے چند روز کے لئے یہاں آئے تھے۔ اور جلد ہی فریضۂ تبلیغ کے لئے ہالینڈ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں بتایا کہ

انڈونیشیا میں احمدیت

سنہ ۲۴-۲۵ء میں انڈونیشیا کے بہت سے طلباء تحصیل علم کے لئے ہندوستان آئے۔ لکھنؤ سے ہو کر وہ لاہور پہونچے جہاں وہ لاہوری جماعت کے پاس رہے۔ پھر انہیں جستجو پیدا ہوئی کہ وہ احمدیت کے اصل مرکز قادیان کو دیکھیں۔ چنانچہ یہ انڈونیشین طلبہ قادیان پہنچے جہاں انہوں نے مسلسل دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔

کچھ عرصہ بعد انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں مبلغ بھجوانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس پر حضور نے سنہ ۲۶ء میں مولوی رحمت علی صاحب کو انڈونیشیا بھیج دیا۔ ابتداءً آپ نے سماٹرا میں تبلیغ کا کام شروع کیا۔ پھر سنہ ۳۱ء میں آپ جاکرتا تشریف لے گئے۔

انڈونیشیا کے حالات

انڈونیشیا کوئی تین ہزار جزائر کا مجموعہ ہے۔ جن میں سے زیادہ مشہور سماٹرا، جاوا، بالی، بورنیو، سیلیبس وغیرہ ہیں۔ یہ تمام جزائر اب آزاد ہیں۔ البتہ نیوگنی پر ابھی ڈچوں کا قبضہ ہے۔ جس کا جھگڑا مسلسل چل رہا ہے۔

انڈونیشیا سے ہمارا ایک ماہوار مجلہ "سنیار اسلام" (اسلام کی نورانی شعاع) جاری ہے۔ علاوہ ازیں خدام الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے بھی دو رسائل ہیں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ قرآن مجید کا انڈونیشین ترجمہ بھی ہو رہا ہے۔ جو دس پارے تک مکمل ہو چکا ہے۔

انڈونیشیا کے احمدی اچھے مخلص ہیں۔ وہ اسلامی اور جماعتی نظام اور مسائل سے بھی خوب واقفیت رکھتے ہیں۔

سنہ ۵۰ء سے قبل یہ مشن سیلف سپورٹنگ نہیں تھا۔ مگر سنہ ۵۰ء کے بعد وہاں کا تمام خرچ وہ خود برداشت کر رہا ہے۔ آجکل وہاں کے رئیس التبلیغ مکرم سید شاہ محمد صاحب ہیں۔ وہاں کے احمدی بفضلہ تعالیٰ تحریک جدید کا چندہ بھی خوب بڑھ چڑھ کر دیتے ہیں۔ اس سال انڈونیشیا کی جماعت کے تحریک جدید کے وعدے ایک لاکھ انڈونیشین روپیہ سے زائد کے ہیں۔ بعض افراد ایک عرصہ سے موصی بھی ہیں۔ اور وصیت کی شرح سے چندہ ادا کر رہے ہیں۔

انڈونیشیا کے لئے آسٹریلیا قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اسی طرح ملایا کا ملک بھی ان کے لئے کافی اہمیت کا مالک ہے۔ کیونکہ اس ملک کا تمدن اور تہذیب انڈونیشیا سے بہت قریب ہے اور زبان بھی ایک ہی ہے۔

ملک میں ابھی انتخابات ہوئے ہیں کہا نہیں جا سکتا کہ کس قسم کی کابینہ ترتیب دی جائے گی۔ ممکن ہے نیشنلسٹ پارٹی برسر اقتدار آجائے اور بعض دوسری پارٹیوں کو ساتھ ملا کر حکومت بنائے۔

انڈونیشیا میں پانچ بڑی سیاسی پارٹیاں یعنی نیشنل پارٹی، ماشومی، نہضۃ العلماء، کمیونسٹ اور سوشلسٹ اور حالیہ انتخاب میں نیشنل پارٹی کا پلہ کچھ بھاری ہے۔

ماشومی ایک مذہبی اسلامی پارٹی ہے جس کے ساتھ اب تک عیسائیوں اور سوشلسٹ کی ہمدردیاں بھی وابستہ رہی ہیں۔

جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر سکارنو نیشنل پارٹی کے بانی ہیں۔ ڈاکٹر سکارنو ایک بہت بڑے مقرر ہیں۔ اور انہوں نے ملک کے لئے بہت بڑی خدمات سر انجام دی ہیں۔ نائب صدر ڈاکٹر حتیٰ ہیں وہ بھی بہت ہر دلعزیز قابل اور اعلیٰ کیریکٹر کے مالک ہیں۔

انڈونیشیا کا معیار زندگی یہاں کی نسبت کچھ بلند ہی ہے۔ انڈونیشیا کے لوگوں میں غربت کا جذبہ بہت کم ہے۔ اسی کی بدولت انہوں نے ڈچوں سے آزادی حاصل کی۔

وہاں کی عام زبان ڈچ نہیں۔ بلکہ انڈونیشین ہے۔ چینیوں کا تجارت میں کافی تصرف ہے۔ اگرچہ ان کی تعداد بہت قلیل ہے۔

انڈونیشیا کی زمین بہت زرخیز ہے۔ اور ملک بہت خوبصورت ہے۔ مغربی جاوا کا حصہ دنیا کے خوبصورت ترین علاقوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

انڈونیشیا میں پانی بہت ہے۔ چشمے کافی پائے جاتے ہیں۔ چاول زیادہ ہوتے ہیں۔ کپاس نہیں ہوتی۔ صنعتیں وسیع پیمانہ پر شروع کی جا رہی ہیں۔ دنیا کی ستر فیصدی کونین انڈونیشیا میں پائی جاتی ہے۔ چائے، ربڑ، مٹی کا تیل با افراط ہے۔

عربوں نے ساتویں آٹھویں صدی عیسوی میں آکر انڈونیشیا میں تجارت کی۔ بارھویں تیرھویں صدی میں یہاں گجراتی تجارت کے لئے آئے تھے۔ بعض بزرگ محض تبلیغ اسلام کے لئے بھی انڈونیشیا آکر آباد ہو گئے اور اپنی انتھک اور پرخلوص کوششوں سے اسلام پھیلایا۔

جاوا کی آبادی پانچ کروڑ ہے۔ اس کے حالات ملحقہ جزائر پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں۔ سماٹرا کی آبادی کروڑ ڈیڑھ کروڑ ہے اور اکثر لوگ مسلمان ہیں۔ یہاں آمد و رفت کی بہت سہولت ہے۔

تقریر کے بعد سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ انڈونیشیا میں کل تیس ۳۰ احمدی جماعتیں ہیں۔

وہاں کے جنرل پریذیڈنٹ مکرم شکری برمادی ہیں۔ جو بہت مخلص ہیں۔

ترجمہ قرآن مجید کا کام ملک عزیز احمد صاحب سر انجام دے رہے ہیں۔

اس تقریر کے بعد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے فلسطین کے حالات سنائے۔ آپ فلسطین میں ۱۸ سال اشاعت اسلام میں مصروف رہے ہیں۔ آپ نے اسرائیل اور عرب ممالک کے دیرینہ تنازعہ تقسیم فلسطین اور بڑی طاقتوں کی مدد سے اسرائیلی حکومت کے قیام کے تفصیلی حالات بیان کرنے کے بعد بتایا کہ اسرائیل کے ۵۱ ملکوں سے تجارتی تعلقات پیدا ہو گئے ہیں۔ اسرائیل میں کاغذ، ربڑ اور شیشہ کے کارخانے ہیں۔ وہاں گوشت اور گندم وغیرہ اشیاء بہت کم ہوتی ہیں۔ اور ارجنٹائن، حبشہ اور سوڈان سے یہ چیزیں لائی جاتی ہیں۔

اسرائیل میں جمہوری نظام حکومت ہے وہاں پندرہ سیاسی پارٹیاں ہیں۔ ہر فرد کو کسی پارٹی سے رابطہ قائم کرنا پڑتا ہے اور پھر اس پارٹی کو ووٹ دے سکتا ہے۔

ہر پارٹی کا ۳½ ہزار ووٹوں پر ایک نمائندہ بن جاتا ہے۔ وہاں اس وقت بڑی پارٹی ماپائی ہے۔ موجودہ (لائف) پریذیڈنٹ اسحاق بن صفی ہے۔

اسرائیل کے شمالی اور جنوبی علاقوں (جلیل اور نقب) میں ملٹری رول ہے۔ یعنی عربوں کو ہر دوسرے گاؤں یا شہر میں جانے کے لئے خاص اجازت لینی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے مبلغ ان ملٹری رول والے علاقوں میں بآسانی ہر شہر میں جا کر تبلیغ نہیں کر سکتا۔ اسلئے عموماً لٹریچر بھیج کر تبلیغ کی جاتی ہے۔

ایک یہودی نے ابھی ایک کتاب لکھی ہے کہ قرآن (خصوصاً سورہ بقرہ اور آل عمران) بائیبل سے ماخوذ ہیں۔ ہم نے اس کا مختصر انگریزی میں جواب لکھوا کر شائع کر دیا ہے۔

سنہ ۵۳ء میں یہودیوں کی یونیورسٹی نے مجھے تقریر کی دعوت دی کہ احمدیت کیا ہے؟ اس موقعہ پر تمام مستشرق پروفیسر بھی بلائے ہوئے تھے۔

سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ عرب میں چار ہزار احمدی ہیں عرب کی جماعت بھی بہت قربانی کرنے والی ہے۔ انہی کے چندوں سے ہمارا رسالہ البشریٰ ۲۱ سال سے نکل رہا ہے۔ پمفلٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دس بارہ عربی کتابیں اور چھ سات کتابوں کے عربی ترجمے کر کے شائع کئے گئے ہیں۔

درود شریف کے متعلق ایک سوال کا جواب

(از مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل انسپکٹر رشد و اصلاح ربوہ)

قرآن کریم سورۃ احزاب میں الٰہی ارشاد ہے
انّ اللّٰہ وملٰئکتہ یصلّون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (احزاب ع ۷) کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے مومنو تم بھی نبیؐ پر صلوٰۃ وسلام بھیجو۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے درود بھیجنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کیف نصلی علیک یا رسول اللّٰہ۔ اے اللہ کے رسولؐ ہم کس طرح آپ پر درود بھیجیں۔ آنجنابؐ نے فرمایا۔ قولوا اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد الخ کہ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید الیٰ اٰخرہٖ پڑھا کریں۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے اسکی تعمیل کی اور امت مسلمہ بھی فدا۔ رسولؐ کے فرمودہ کے مطابق تعمیل کرتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ آیت قرآنی کا مفہوم آنجنابؐ سے بہتر اور کوئی سمجھنے والا نہیں۔ ومن ادعی فقد کذب۔ اور آنجنابؐ نے آیت قرآنی کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے مروجہ درود شریف کی تلقین فرمائی۔ جس کے مطابق عمل ہوتا ہے۔

بعض لوگ سوال کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے تو ارشاد فرمایا تھا۔ صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ کہ اے مومنو۔ تم نبی پر درود بھیجو۔ اور جو درود سکھایا گیا ہے۔ اس میں مومن اس طرح درود پڑھتے ہیں۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد۔ کہ اے اللہ تو محمدؐ پر درود بھیج۔ خدا مومنوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ درود بھیجو۔ اور مومن کہتے ہیں۔ خدایا تو درود بھیج۔ ... یہ کیا بات ہے۔

اس سوال کا جواب سمجھنے کے لئے پہلے ہمیں درود کی غرض سمجھنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جب کسی پر درود پڑھیں۔ تو اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ ھو الذی یصلّی علیکم وملٰئکتہ لیخرجکم من الظلمٰت الی النور۔ (احزاب ع ۶) کہ وہی ذات ہے جو تم پر درود بھیجتی ہے۔ اور اس کے فرشتے بھی۔ تاکہ تمہیں ظلمات سے نکال کر نور میں لے آویں۔ اس آیت نے بتلا دیا۔ کہ درود کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مومن ان ظلمات سے نجات پاتا ہے۔ اور نور میں آجاتا ہے۔ یعنی مقاصد کے ورے جو مشکلات اور روکیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دور کر دیتا ہے۔ اور مقاصد میں کامیابی عطا کرتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور مومن جو نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ تو سب کا مقصد اور مدّعا یہ ہوتا ہے۔ کہ جس غرض کے لئے محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بعثت ہوئی ہے۔ اور جو مقاصد لیکر وہ دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ ان مقاصد میں ظلمات یعنی روکوں اور مشکلات کو دور کر دیا جائے اور اعلیٰ درجہ کی کامیابی اور کامرانی آپ کو نصیب ہو۔ چنانچہ قرآن کریم میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بعثت کے ذکر میں آیا ہے۔ "رسولاً یتلوا علیکم اٰیات اللّٰہ مبیّنٰت لیخرج الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات من الظلمٰت الی النور"۔ (طلاق ع ۲) کہ اے لوگو جو ذکر ہم نے تم پر اتارا ہے۔ وہ رسول کی صورت میں آیا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی آیات تم پر پڑھتا ہے۔ تاکہ مومن اور نیکوکاروں کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آوے۔ اس آیت سے واضح ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کام ایمان اور نیکی کو قائم کرنا ہے۔ اور لوگوں کو ظلمات سے نور کی طرف نکالنا ہے۔ اور آیت اللّٰہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور سے ثابت ہے۔ کہ خدا اپنے دوستوں سے یہ سلوک کرتا ہے۔ کہ ان کے مقاصد میں روکوں کو اٹھاتا اور ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور درود شریف کے پڑھنے سے بھی یہی غرض ہے۔ جیسا کہ آیت ھو الذی یصلّی علیکم (احزاب) سے ثابت کیا گیا ہے۔ پس خدا تعالیٰ اور فرشتوں کا درود ان معنوں میں ہے۔ کہ وہ خدا کے نبیؐ کے کاموں کے ورے جو مشکلات اور روکیں ہیں۔ ان کو دور کرتے ہیں۔ اور رہنمائی کرکے ان کو کامیابی اور کامرانی عطا کرتے ہیں۔ ان کے کاموں میں برکت دیتے ہیں۔ اور مومنوں کا درود ان معنوں میں ہے۔ کہ وہ خدا کے حضور عرض کرتے ہیں۔ کہ اے اللہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کامیابی اور کامرانی عطا کر۔ اور اپنے فضل سے بعثت کے مقصد کو پورا کر۔ چنانچہ درود شریف کی دعا جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے۔ پوری ہوئی اور پوری ہو رہی ہے۔ کروڑوں لوگوں کو اسلام سے برکت ملی۔ اور وہ اپنے گندے عقائد اور گندے اعمال کو چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی غلامی میں آکر ظلمات سے نکل کر نور اسلام میں آگئے۔ اور اب بھی درود کی دعا کی برکت سے یہ کام جاری ہے۔ اور غیر قومیں اسلام سے برکت پا رہی ہیں۔ اور لوگ ظلمات سے

ص ۴

نکل کر نور میں آرہے ہیں۔ اور ہدایت پا رہے ہیں۔ وھذا ھو المطلوب۔

اعلان معافی

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چودھری عبد الغنی صاحب جھنگ گھمیانہ۔ جن کو حسب اعلان اخبار الفضل گذشتہ سال نظام سلسلہ کی طرف سے پانچ سال تک کوئی عہدہ نہ دیئے جانے کی سزا دی گئی تھی۔ ان کی درخواست معافی پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے۔ لہذا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت حسب ذیل معافی کا اعلان کیا جاتا ہے:-

چودھری عبد الغنی صاحب کو سزا دی گئی تھی۔ مگر بعد میں انہوں نے بہت اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ یہ امید رکھتے ہوئے کہ وہ صوبائی امیر کے ساتھ پورا تعاون کریں گے۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب تحقیقات سے چونکہ یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ چودھری عبد الغنی صاحب نے صوبائی امیر کے خلاف پراپیگنڈا میں کوئی خاص حصہ نہیں لیا تھا۔ اس لئے اب پہلے اعلان کو منسوخ کیا جاتا ہے۔ سوائے اس کے کہ آئندہ امارت کا انتخاب بھی صوبائی امیر کی نگرانی میں ہو۔ امید ہے کہ چودھری عبد الغنی صاحب آئندہ بھی مومنانہ رویہ دکھاتے رہیں گے۔ اور آئندہ ان کے متعلق کوئی ایسی شکایت نہیں پہنچے گی۔ جسے تقویٰ کے خلاف سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق دے۔ اور آئندہ روحانی امور میں ترقی کرنے کی طاقت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کیلئے اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ مصدقہ نقول سندات مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت ارسال فرماویں:-

(۱) ایک ڈرائنگ ماسٹر۔ گریڈ ۹۰-۵-۱۲۰-۷-۱۹۰
(۲) ایک او ٹی جو عربی اور فارسی پڑھا سکے۔ گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰
(۳) ایک سی ٹی۔ گریڈ ۱۰۰-۵-۱۵۰۔ مہنگائی الاؤنس کم از کم دس روپے تنخواہ کا ۱۰٪۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

جلسۂ یوم مصلح موعود

جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ر فروری ۱۹۵۶ء کو بروز سوموار اپنی اپنی جگہ پر نہایت ذوق وشوق سے اور پوری تنظیم اور وقار کے ساتھ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کریں۔

(ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

حضرت حاجی محمدؐ صدیق صاحب کی وفات (بقیہ صفحہ اول)

نہایت متقی۔ پرہیزگار۔ عابد۔ زاہد اور صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔ باجماعت نمازوں اور تہجد کا التزام اور ہر آن ذکر وفکر میں مشغول رہنا آپ کا خاص مشغلہ تھا۔ سلسلہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت عشق کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں جبکہ آپ بہت ضعیف تھے۔ آپ نے فریضہ حج ادا کیا۔ اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ پٹیالہ کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۴۷ء تک بسلسلہ ملازمت دہلی میں مقیم رہے۔ آپ نے چار بیٹوں اور تین بیٹیوں کے علاوہ ۵۴ پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں اور پڑپوتے پڑپوتیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کا ہر طرح محافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

میرا نواسہ سید منیر احمدؐ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابی حضرت قاضی سید امیر حسین شاہ صاحبؓ کا پوتا ہے۔ ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ سید محمدؐ لطیف انسپکٹر بیت المال ربوہ

خدام اور محبوب آقا کی صحت کیلئے زندگی بخش جام

"مگر تم اپنی قابلیت ظاہر نہیں کرتے تو تم جھوٹے ہو۔ خدا تعالےٰ سچا ہے۔ خدا تعالےٰ نے تم کو لیڈر اس لئے بنایا ہے کہ تم میں قابلیت پائی جاتی ہے۔ اگر تمہارے دماغ اور دوسرے قویٰ دوسرے لوگوں سے بہتر نہ ہوتے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس ملک میں نہ بھیجتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ الفضل ۲۲ فروری ۱۹۵۵ء)

خدا کرے کہ ہمارے آقا کا بیان فرمودہ حقیقت ہماری آنکھیں کھولے اور ہم اپنے اندر ایک ایسا عزم پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو موجودہ سال کو مالی لحاظ سے ایک بلند معیار پر لے جانے میں ممد ثابت ہو اور اس کے نتیجہ میں ہم اس سال کو مضبوط ترین مالی سال ثابت کر کے سنگ میل کی حیثیت دے سکیں اور یہ ہماری بڑی ہی خوش بختی ہوگی کہ ہمارے دل اس یقین سے پر ہو جائیں کہ ہمارے قادر خدا نے ہم میں وہ تمام صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا کر رکھی ہیں جو اس مقدر شدہ نیک تغیر کو لانے کے لئے ضروری ہیں جو وابستہ ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء کی بعثت سے۔ ہمارا خدا چاہتا ہے کہ ہم اس بھروسہ اور یقین کے ساتھ آگے آئیں کہ ہم دوبارہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا سکتے ہیں یہی وہ یقین اور اعتماد کا نقطہ ہے جس پر پہنچ کر ہم اپنے مقصد حیات کو پورا کر سکتے ہیں اور یہی وہ مقام ہے جس کے حصول کے بعد ایک سچے خادم میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نمونہ پر مالی قربانی پیش کرنے کا رنگ پیدا ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کے اندر چندہ جات کی ادائیگی کے لئے بشاشت قلبی پیدا ہوگی۔ اور خدام الاحمدیہ کے تنظیمی شرح کی ادائیگی کو وہ ہرگز کبھی مال پر محمول نہیں کرے گا بلکہ وہ بیتاب ہوگا کہ وہ مالی قربانی پیش کرنے میں پیش پیش رہے اور اس کی غیرت ایمانی ہرگز برداشت نہیں کرے گی کہ وہ کبھی بھی مخدوم کی حیثیت اختیار کرے اور چندہ جات کی وصولی کے لئے عہدیدار اس کے پاس چل کر آیا کریں۔ وہ کوشش کرے گا کہ پیشتر اس کے کہ عہدیداران اس کے پاس آئیں وہ ان کے پاس پہنچ کر باقاعدگی سے اپنا مال خود پیش کیا کرے تا ثابت ہو کہ یہ بوجھ نہیں بلکہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور انعام ہے کہ اس کے چند پیسوں کو نہایت بلند اور عالی شان مقصد کے لئے شرف قبولیت بخشا جا رہا ہے اور یہی وہ مقام ہے جس پر پہنچنے کے بعد ہر بقایادار خادم اس بدنامی کے داغ کو دور کرنے کے لئے اس مالک مکان سے بھی بڑھ کر کوشش میں آگے بڑھ جائے گا جس کا مکان حوادث زمانہ سے گر جائے اور وہ اس کو دوبارہ کھڑا کرنے کے لئے ہزاروں قسم کے ذرائع پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اس کی ظاہری کس مپرسی اور غربت کبھی بھی اس مقصد کے حصول میں حائل نہیں ہوتی۔ مگر برادران آپ کے ارادے تو بہت ہی وسیع ہیں۔ آپ تو پوری دنیا کا نیا نقشہ تیار کرنے والے ہیں۔ یعنی ایسی نئی زمین اور نیا آسمان بنانے والے ہیں کہ جہاں پر رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہو۔ ایسی عظیم ذمہ داریوں کی موجودگی میں کسی کے حاشیہ میں بھی یہ کیوں آئے کہ آپ سکون کی نیند سو سکتے ہیں بلکہ آپ کا ہر دن بیتابی اور رات کو وٹیں بدلتے گزرے تا چودہ سو سال کے بعد ایک بار پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تخت اپنی پوری اور پہلی آب و تاب کے ساتھ سب تختوں سے اونچا اور بلند ہو اور یہ شان تا ابد قائم رہے

سو برادران یہ ہے وہ عالی شان مقصد جس کو آپ پورا کر کے اپنے محبوب آقا کی صحت و مسرت کے لئے زندگی بخش جام پیش کر سکتے ہیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس انصار سلطان القلم کا اجلاس

مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا پندرہ روزہ اجلاس مورخہ ۲/۱/۵۶ بروز بدھ بوقت ۴ بجے شام کمیٹی روم تحریک جدید میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام اصحاب ذوق سے شمولیت کی درخواست ہے پروگرام حسب ذیل ہے (۱) ادبیات عالیہ۔ فضل الرحمن نعیم (۲) افسانہ۔ خالد سلیم (۳) غزل۔ پرویز پروازی۔

(سیکرٹری)

انصار اللہ لاہور کے لئے اطلاع

ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ لاہور اور زعماء صاحبان حلقہ جات لاہور کا اجلاس بتاریخ ۳/۲/۵۶ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ہوگا۔ تمام ممبران مجلس عاملہ اور زعماء صاحبان شریک اجلاس ہوں۔

بہاول شاہ زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ

مخیر احباب کے لئے نادر موقعہ

مذہب دو چیزوں کا نام ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ حقوق اللہ کے متعلق تو اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر حقوق العباد کے متعلق تو مخلوق کی گواہی ہی قابل قبول ہو سکتی ہے تمام قرآن مجید مخلوق خدا کی بہتری اور بھلائی کی ہدایات سے پُر ہے۔ نبی کریم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اپنے بندوں سے فرمائے گا کہ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہ دیا۔ میں بھوکا تھا مجھے روٹی نہ دی۔ میں پیاسا تھا مجھے پانی نہ دیا۔ بندے جواب دیں گے اے اللہ تو تو ان حاجتوں سے پاک ہے تو کب ہمارے پاس آیا۔ اللہ تعالےٰ جواب میں فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بھوکا تیرے پاس آیا تو نے اسے کھانا نہ دیا۔ فلاں بندہ ننگا تیرے پاس آیا تو نے اسے کپڑا نہ دیا۔ اور فلاں بندہ پیاسا آیا تھا تو نے اسے پانی نہ دیا۔ الغرض اللہ تعالےٰ نے بندوں کی ضرورتوں کو اپنی ضرورتیں قرار دیا ہے۔ پس جو اللہ تعالےٰ کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی ضرورتوں کو خود پورا کرے گا۔

گزشتہ سال جو تباہ کن سیلاب آیا تھا اس میں خدمت خلق کا جو اعلےٰ نمونہ ہمارے رفقاء نے دکھایا اس کا دشمنوں تک نے اعتراف کیا ہے۔ مرکز کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کے ماتحت مبلغ اٹھارہ ہزار کی رقم علاوہ ان رقوم کے جو جماعتوں نے اپنی طرف سے خرچ کیں سیلاب زدہ علاقوں میں برائے امداد بھیجی گئی۔ مگر اس مد میں اب تک جماعتوں کی طرف سے قریباً سات ہزار کی وصولی ہوئی ہے۔ پس مخیر احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق اس کار خیر میں حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کریں۔ یہ ایک زریں موقعہ ہے۔ جسے کھونا نہ چاہئیے۔

نظارت بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بھائی عبد اللطیف پسر چوہدری رحمت علی صاحب ساکن کابہ ضلع شیخوپورہ عرصہ دو سال سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب سے مکمل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد انور ہائی سکول ربوہ

(۲) میرا بھائی ایم لطیف احمد امسال میٹرکیولیشن کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ اور احباب اس کی نیز دیگر تمام احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

منیر احمد ابن بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ

(۳) میں امسال مڈل کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین۔ (مبشر احمد ابن لال دین مرحوم ربوہ)

(۴) میری لڑکی جس کی عمر تخمیناً دس سال ہے ایک سال سے مرض ذیابیطس میں مبتلا ہے احباب عزیزہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام حسین لوہار چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا

(۵) میرے نسبتی برادر عبد الرحیم خانصاحب عادل لاہور میں بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں محمد رفیق (ملک) حلقہ دال۔ ربوہ

(۶) میرے چچا ملک شیر محمد صاحب عرصہ چار ماہ سے بیمار ہیں۔ اور میرے والد ملک خیر دین صاحب درویش قادیان بھی بیمار ہیں۔ دونوں کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

ملک محمد دین خادم۔ کارکن دفتر آبادی ربوہ

(۷) میں بعض دینی و دنیوی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ میرے تفکرات خدا تعالےٰ دور فرمائے اور مجھے دین کا خادم بنائے آمین دفتر کھاتہ درویش سابق حال ربوہ

(۸) میرے والد محترم بوجہ کھانسی اور بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ نجیب احمد چک ۱۲۱ شمالی۔ ضلع سرگودھا

(۹) میری چھوٹی بچی عزیزہ سعیدہ بیگم کو گرنے سے چوٹیں لگی ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (خیر محمد احمدی دوکاندار ڈیرہ غازی خاں)

(۱۰) میرے بڑے بھائی حشمت علی صاحب مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مبارک احمد وجیب لائنز کراچی

(۱۱) میرے والد بزرگوار کافی مدت سے خارش و کھانسی میں مبتلا ہیں۔ مرض دن بدن زور پکڑتا جا رہا ہے۔ جملہ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں محمد اشرف کلاس فسٹ ایر ٹی۔ آئی کالج ربوہ

(۱۲) میرے دو بچے بہت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں نیز میری مشکلات کے دور ہونے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (شیخ محمد بشیر آزاد اسلام آبادی منڈی مریدکے)

پاکستان کشمیر کا مسئلہ پھر سلامتی کونسل میں پیش کرے گا

اقوام متحدہ کے وقار اور عالمی امن کی خاطر کشمیر میں جلد رائے شماری کرائی جائے

کراچی ۳۱ جنوری۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل یہاں اخبارات کے نمائندوں سے بات چیت کے دوران کہا ہے کہ پاکستان کو کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پھر پیش کرنا پڑے گا۔ ترجمان نے کہا۔ اگرچہ اس سلسلہ میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان براہ راست بات چیت قطعی ناممکن نہیں لیکن جب تک ہندوستان بھی اس بات کا واضح ثبوت بہم نہیں پہنچاتا کہ وہ اس مسئلہ کو براہ راست بات چیت کے ذریعے حل کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس وقت تک دونوں وزرائے اعظم کی ملاقات کے امکانات چنداں روشن نہیں۔

ترجمان نے کہا۔ ”اگر ہندوستان نے اس بارے میں ”معقول ثبوت بہم پہنچایا کہ وہ واقعی کشمیر کے تنازعہ کو براہ راست بات چیت کے ذریعے حل کرنا چاہتا ہے تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ وزیر اعظم محمد علی پنڈت نہرو سے ملاقات کریں گے“۔

ترجمان نے کہا ”اگر موزوں حالات پیدا کر دیئے جائیں تو دونوں وزرائے اعظم کی ملاقات کا قوی امکان ہے“ ترجمان سے پاکستان ہائی کمشنر متعینہ ہندوستان راجہ غضنفر علی خاں کی ان کوششوں پر تبصرہ کرنے کیلئے کہا گیا تھا جو دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم کی ملاقات کے لئے فضا سازگار کرنے کے سلسلہ میں کر رہے ہیں۔

ہیمر شولڈ سے ملاقات

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈگ ہیمر شولڈ نے کل وزیر اعلیٰ سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔ معتبر ذرائع کی اطلاعات کے مطابق اس بات چیت میں متعدد امور پر غور کیا گیا۔ جن میں کشمیر کا تنازعہ بھی شامل ہے۔ مسٹر ہیمر شولڈ نے وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری اور وزیر قانون مسٹر آئی آئی چندریگر سے بھی الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ ادھر پاکستان کی مختلف عوامی جماعتوں نے مسٹر ہیمر شولڈ کی توجہ مسئلہ کشمیر کی طرف منعطف کراتے ہوئے اقوام متحدہ سے اس سلسلہ میں کوئی موثر کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

پاکستان اقوام متحدہ ایسوسی ایشن نے مسٹر ڈگ ہیمر شولڈ کے نام ایک مراسلہ میں کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کے رویہ پر اظہار افسوس کیا ہے اور کہا ہے کہ اس رویہ سے پاکستان کے عوام میں اقوام متحدہ کے خلاف مایوسی و بددلی پیدا ہو گئی ہے اور اس بین الاقوامی ادارہ پر ان کا اعتماد نہیں رہا۔ مراسلہ میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہندوستان کو مسئلہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کے فیصلوں اور بنیادی اصول کی صریح خلاف ورزی کرنے اور جموں و کشمیر کی عوام کو حق خود اختیاری سے محروم رکھنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ مراسلہ میں سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان کو ریاست جموں و کشمیر سے اپنی فوجیں واپس ہٹا کر کشمیریوں کو اپنا حق خود اختیاری استعمال کرنے کا موقعہ مہیا کیا جائے۔

پاکستان کیلئے ایک لاکھ ٹن امریکی گندم

لاہور ۳۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے امریکہ سے ایک لاکھ ٹن اعلےٰ قسم کی گندم فروری کے پہلے ہفتے پاکستان پہنچ جائے گی۔ یہ گندم سیلاب زدگان کی امداد کیلئے دی گئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حالیہ سیلاب کے باعث ملک کی غذائی حالت اطمینان بخش نہیں اور فصل ربیع کی پیداوار بھی ناقص رہنے کا اندیشہ ہے۔ ان حالات میں اس گندم کو ضروریات کے لئے ذخیرہ کر لیا جائے گا۔ حکومت مغربی پاکستان کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ملتان اور منٹگمری سے جو گندم ہندوستان بھیجی گئی ہے اس سے صوبہ کی غذائی حالت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

گرجا میں آگ لگنے سے دس ہلاک

بامبی ہور ۳۱ جنوری۔ کل رات یہاں ایک گرجا میں اچانک آگ لگ جانے سے ایک ہزار افراد کے اجتماع میں بھگدڑ مچ گئی۔ سات عورتیں تین بچے جل کر ہلاک ہو گئے۔ اور دو سو سے زائد افراد مجروح ہوئے۔

درخواست دعا میرا بچہ منور احمد بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ (حلیمہ بیگم دارالصدر ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد ملک امام دین صاحب ولد گلاب دین صاحب ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ جو کراچی میں کاروبار کے سلسلہ میں رہائش پذیر تھے مؤرخہ ۲۵/۱/۵۷ کو کراچی میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

والد صاحب مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے اور موصی تھے۔ ان کی نعش کراچی سے بذریعہ خیبر ایکسپریس مؤرخہ ۲۷/۱/۵۷ کی شام کو ربوہ لائی گئی اور مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ملک محمد الٰہی)

وصایا

۱۱۶

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۲۵۳: میں غلام فاطمہ بیوہ مولوی عبد الرحمن مرحوم قوم جٹ گھو گھر پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن محلہ دار الرحمت ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد یکصد روپیہ نقد ہے میں اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ موصیہ۔
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد:۔ ملک محمد لطیف محرر جونگی ربوہ۔

نمبر ۱۴۲۰۶: میں خورشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد عبد الصمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن چک ۵۱/۱۲-L ڈاکخانہ ۵۱/۱۲-L براستہ اقبال نگر ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر دو ہزار روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ خورشید بیگم موصیہ۔
گواہ شد:۔ عبد الرحیم عرف عبد الغنی چک ۵۱/۱۲-L سیکرٹری مال۔ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ۔

اردن نے روس کی پیشکش مسترد کر دی

عمان ۳۱ جنوری۔ روس نے اردن کو ہتھیار دینے کی جو پیشکش کی تھی۔ اردن کی حکومت نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اردن نے یہ اقدام مغربی ممالک سے اسلحہ ملنے کی امید کے پیش نظر کیا ہے۔ لیکن سرکاری حلقوں نے استرداد کی یہ وجہ بتائی ہے کہ روسی امداد قبول کر لینے سے ملک کے اشتراکیت کی گود میں چلے جانے کا خدشہ ہے۔

ناگا علاقہ میں ہنگامی حالت کا اعلان

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ حکومت ہند نے آسام اور منی پور کی پہاڑیوں سے ملحقہ ناگا قبائل کے علاقہ میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ اقدام اس علاقہ میں ناگا قبائلیوں کی روز افزوں سرگرمیوں کے متعلق وزیر اعلےٰ آسام کی مفصل رپورٹ پر کیا گیا ہے۔

پاک ایران حد بندی کمیشن کوئٹہ میں

کوئٹہ ۳۱ جنوری۔ پاک ایران حد بندی مشترکہ کمیشن کے صدر جنرل رضا اور کمیشن کے دوسرے ارکان شمالی سرحدوں کے معائنے کے بعد کل یہاں واپس پہنچ گئے ہیں توقع کی جاتی ہے کہ وہ آج ہی کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

میں اور میرے رفقائے کار فروری تک مسودہ آئین منظور کرانے کا تہیہ کر چکے ہیں

ہم آئین کے بارے میں عوامی ردعمل سے پوری طرح باخبر ہیں (وزیراعظم)

کراچی یکم فروری۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل کے سہ روزہ اجلاس کے اختتام پر ایک ہدایت نامے کے ذریعے دستور ساز اسمبلی کے مسلم لیگی ارکان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فروری کے آخر تک اسلامی تصورات پر مبنی دستور کی منظوری اور ایک سال کے اندر اندر عام انتخابات منعقد کرانے کی کوشش کریں۔ وزیراعظم محمد علی نے اپنی تقریر میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ آئین آئندہ ماہ منظور ہو جائے گا۔

کونسل کے اجلاس میں جو تین سال کے بعد منعقد ہوا تھا۔ کئی قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں کشمیر افغانستان۔ شمالی افریقہ میں فرانسیسی نظام مشرقی پاکستان کی غذائی قلت اور مہاجرین کی آبادکاری کے مسائل شامل ہیں۔ مسلم لیگ کے نئے صدر سردار عبدالرب نشتر نے جماعت کی نشاۃ ثانیہ پر زور دیا۔ اور نئے عہدہ داروں کے ناموں کا اعلان کیا

نئے عہدہ دار

مولانا محمد اکرم خاں مسلم لیگ کے نائب صدر اور قاضی محمد عیسیٰ سیکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ شیخ صادق حسن کو خازن اور مسٹر ابوالقاسم اور مسٹر منظور عالم کو نائب سیکرٹری بنایا گیا ہے۔ کونسل نے بھی ان نامزدگیوں کی منظوری دے دی ہے۔

سردار نشتر نے عہدے داروں کے ناموں کا اعلان کرتے وقت کونسلروں کو بتایا کہ انتخاب میں کئی باتوں پر غور کیا گیا ہے اور صرف ان اصحاب کو نامزد کیا گیا ہے جو طویل عرصے سے جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور وفادار اور سرگرم کارکن ہیں۔ آپ نے ہر نام کے اعلان کے بعد مختصر سے الفاظ میں عہدے دار کا تعارف بھی پیش کیا۔

وزیراعظم کی تقریر

صبح کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم محمد علی نے کونسل کو یقین دلایا۔ کہ مسودہ آئین کی منظوری کے بعد سب سے پہلا کام مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے عام انتخابات منعقد کرانا ہوگا۔ نئے آئین کی اسلامی صفات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ نیا مسودہ پچھلے تمام مسودوں سے بہتر ہے اور اسے ملک کے دونوں حصوں کے نمائندوں کی اکثریت کی منظوری حاصل ہے۔

وزیراعظم نے واضح الفاظ میں کہا "میں اور میرے رفقائے کار تہیہ کر چکے ہیں۔ کہ آئین فروری کے اختتام تک منظور کر لیا جائے۔ اور اس مقصد کے لئے اگر ہمیں تمام رات بھی بیٹھنا پڑا تو ہم اس سے گریز نہیں کریں گے" آپ نے امید ظاہر کی کہ کونسل مسلم لیگی ارکان دستور یہ کی کارکردگی کے بارے میں مطمئن ہوگی۔ کیونکہ مسلمان کی حیثیت سے یہ ارکان اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے خوش اسلوبی کے ساتھ عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔

مسودہ آئین کے بارے میں کونسل کی قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا۔ میں نے وزارت عظمیٰ کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہی یہ بات واضح کر دی تھی کہ میرا اولین فرض ملک کا اسلامی آئین تیار کرنا۔ اور اس کے بعد آزادانہ اور منصفانہ طریقہ پر عام انتخابات منعقد کرانے ہوں گے۔ میں فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج تک میں نے اس ضمن میں تمام وعدے پورے کئے ہیں۔ اور انشاء اللہ دوسرے وعدے بھی جلدی پورے ہو جائیں گے۔

وحدت مغربی پاکستان کے بارے میں مسٹر محمد علی نے کہا کہ یہ فیصلہ ایک انتہائی اہم آئینی اقدام تھا اور خدا کا شکر ہے کہ اسے خوش اسلوبی کے ساتھ نافذ کر دیا گیا۔ گزشتہ تین ماہ سے میں اور میرے رفقا دن رات آئین سازی کے کام میں مصروف ہیں۔ اور اس کے لئے نہ تو ہم نے وقت کی پرواہ کی ہے۔ اور نہ ہی صحت کی۔

آپ نے مزید کہا کہ دنیا کا کوئی آئین ایسا نہیں جس میں تبدیلی نہ ہو سکے۔ چنانچہ ہم نے بھی مسودہ آئین میں خاصی لچک رکھی ہے۔ جس میں ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً ترمیم کی جا سکتی ہے۔ کسی آئین کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس میں تمام تفصیل موجود ہوں۔ اس میں صرف وہ راستے متعین کئے جاتے ہیں۔ جن پر ملک کو آگے بڑھنا ہوتا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے وزیراعظم نے کہا "مسودہ آئین کے بارے میں عوام نے جس ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ میں اور وزیر قانون اس سے پوری طرح باخبر ہیں۔ اور اس ضمن میں مفید اور کارآمد مشورے اور تجاویز قبول کرنے سے ہم نے کبھی گریز نہیں کیا مثال کے طور پر صدر اور گورنروں کے اختیارات سے متعلق دو ترامیم پیش کی گئی ہیں۔

وزیراعظم نے کہا کہ مسودہ آئین برطانوی پارلیمانی جمہوریت کا نمونہ ہے اور اس میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ عوامی جذبات کے اظہار پر سے تمام غیر ضروری پابندیاں ہٹا دی جائیں۔ آپ نے کہا کہ کوئی آئین خواہ وہ کتنا ہی اچھا اور اسلامی کیوں نہ ہو۔ عوام کو صحیح مسلمان نہیں بنا سکتا۔ اس مقصد کے لئے ہمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگیوں کو اسلامی عقائد کے سانچے میں ڈھالنا چاہیئے۔ اس موقع پر آپ نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھی جس کے معنی یہ ہیں "کوئی شخص آخرت میں ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔"

مسودہ آئین میں بنیادی مسائل پر زیادہ سے زیادہ اتفاق رائے موجود ہے

مجلس دستور ساز میں میاں مشتاق احمد گورمانی کی تقریر

کراچی یکم فروری آج تیسرے پہر وقفہ کے بعد جب مجلس دستور ساز کا اجلاس شروع ہوا تو ڈپٹی سپیکر مسٹر سی۔ ای گبن نے دریافت کیا کہ کیا مسٹر نظر علی قزلباش (سندھ) ایوان میں موجود ہیں۔ اس کا نفی میں جواب ملنے پر آپ نے میاں مشتاق احمد گورمانی کو تقریر کرنے کو کہا۔

میاں مشتاق احمد گورمانی نے مسودہ آئین پر بحث کا مختصر جائزہ لیتے ہوئے کہا "آئین جب مرتب اور منظور کئے جاتے ہیں تو وہ اپنے دور کے معاشرہ کے بعض مخصوص اخلاقی نظریات و مفادات پر [illegible] یا کسی مفاہمت یا اس عہد کی سماج کے غالب [illegible] نظریات و مفادات کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ یہ اپنے عہد کی مختلف اقتصادی سیاسی اور سماجی قوتوں کی مطابقت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت ایوان میں جو مسودہ آئین پیش ہے وہ بنیادی آئینی مسائل پر زیادہ سے زیادہ مفاہمت کا حامل ہے۔"

میاں مشتاق احمد گورمانی نے وزیر قانون سر آئی آئی چندریگر کی کاوشوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ کاش مسٹر چندریگر نے آئین کی تسوید کے مرحلے پر اختصار سے کام لیا ہوتا۔ آپ نے کہا "کسی اچھے آئین کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ بہت مختصر اور جامع ہونا چاہیئے"

مسٹر گورمانی نے مزید کہا کہ آئینی بل ان لوگوں کے جذبات پورے کرتا ہے جو علاقائی خودمختاری کے ساتھ ایک ایسے مضبوط مرکز کے حامی ہیں جہاں مشترکہ غور و فکر اور تعاون کے ذریعے قومی پالیسیاں مرتب کی جا سکیں۔ پاکستان کے دونوں حصے اقتصادی اعتبار سے ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں۔ لیکن یہ ہماری کمزوری کا نہیں طاقت کی دلیل ہے۔ مضبوط مرکز دونوں حصوں کو متحدہ رکھنے میں مدد دے گا اور آئین میں اس کی گنجائش انتہائی ضروری ہے۔

شمار و اعداد پیش کرتے ہوئے میاں مشتاق احمد گورمانی نے حزب مخالف کے اس خیال کو غلط قرار دیا کہ صنعتی میدان میں مشرقی بنگال کی پسماندگی کسی بورڈ یا ادارے یا منصوبہ بندی کے سبب ہے۔ آپ نے کہا کہ اس کی ذمہ داری۔ محدود وسائل، انتظامیہ کی کمزوری۔ اور جذبہ مسابقت کے فقدان پر عائد ہوتی ہے۔ اس ضمن میں حزب مخالف نے جو شمار و اعداد پیش کئے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔ اور مرکز نے مغربی پاکستان کے مقابلے میں ہمیشہ مشرقی پاکستان کو زیادہ فیاضی سے امداد دی ہے مسٹر گورمانی نے حزب مخالف سے اپیل کی کہ وہ آئین کی منظوری کے راستے میں روکاوٹ پیدا کرنے کی بجائے تعاون سے کام لے

درخواستہائے دعا

(۱) گذارش ہے کہ میرے ابا جان میاں محمد داؤد صاحب ساکن کھیانہ ضلع گجرات بیمار ہیں۔ میری والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی مکمل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ امۃ الحمید بیگم

زوجہ محمد سعید پنشنر ربوہ

(۲) میرا چھوٹا بھائی عصمت اللہ خاں گکھڑ کا بروقت اپریشن نہ کرانے کے باعث نیم بیہوشی کی حالت میں میو ہسپتال میں لایا گیا ہے۔ اس کی حالت سخت خطرناک ہے۔ احباب اس کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں ملک صلاح الدین قادیان

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!